© rasailojaraid.com

منصورہ میں متحدہ علماء کانفرنس

سید عطاء المحسن بخاری

۱۳، ۱۴ ستمبر کو منصورہ میں جماعتِ اسلامی کی ذیلی تنظیم "اتحاد العلماء" کی طرف سے ایک اجتماع منعقد ہوا۔ ملتان میں جماعت اسلامی کے بزرگ رہنما مولانا خان محمد ربانی میرے پاس آئے اور ہمیں شرکت کی دعوت دی۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ کون کون سے بزرگ تشریف لانے کا وعدہ کر چکے ہیں تو انہوں نے کہا کہ حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ ۱۳ کی شام کو اجلاس کے صدر ہوں گے مزید جناب زاہد الراشدی، جناب مولانا عبدالقادر آزاد اور بریلوی، اہلحدیث اور رہنما بھی شرکت کر رہے ہیں۔ میں نے شرکت کی حامی بھر لی اور ۱۳ کو ظہر سے پہلے منصورہ پہنچ گیا۔ جناب قاضی حسین احمد صاحب سے ملاقات ہوئی اُن سے میں نے پوچھا کہ قاضی صاحب اس اجتماع کی غرض و غایت کیا ہے تو اُنہوں نے فرمایا:

"علماء کی اپنی ثقافت ہے اُن کا اپنا ایک طرزِ زندگی ہے اور ہمارے پاس صرف انگریزی خواں طبقہ ہے جو علماء کو وہ مقام نہیں دیتا جس کے وہ مستحق ہیں۔ اتحاد العلماء نے اس کا اہتمام کیا ہے کہ تمام مکاتب فکر کے اکابر کو ایک جگہ جمع کیا جائے تاکہ فاصلے کم کئے جا سکیں"۔

قاضی صاحب کی بات سن کر میں نے دل ہی دل میں یہ فیصلہ کر لیا کہ میں نے تقریر نہیں کرنی بس شرکت۔ اس کا نہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ اتنی مضبوط اور وسائل سے مالا مال جماعت محض اتنے سے حقیر کام کیلئے پاکستان بھر کے علماء کو جمع کرے بات نہیں بنتی میں تو سمجھتا تھا کہ جماعت اسلامی نے داعی کا مقام اپنا کر امت کے مذہبی طبقات کو متحد کرنے کا کوئی لائحہ عمل تیار کیا ہے اس پر گفتگو ہو گی۔ افہام و تفہیم کی نشستیں ہونگی اور علماء کرام جمہوریت اور بائیں اور دائیں کی دلدل سے نکلنے کی کوئی متحدہ حکمت عملی اور پالیسی طے کریں گے چنانچہ میں اپنے احرار دوستوں کی معیت میں رات کے اجلاس کی کارروائی دیکھنے اور سننے کیلئے منصورہ پہنچا اور مسجد کے جانب جنوب ایک کونہ میں بیٹھ گیا مگر کسی نے مولانا عنایت اللہ گجراتی کے کان میں میری آمد کا کہہ دیا انہوں نے فوراً مائیک پر مجھے پکارا اس کے ساتھ ہی اتحاد العلماء کے بعض ذمہ دار حضرات مجھے ڈھونڈنے میں کامیاب ہو گئے۔ بادلِ نخواستہ میں مسجد میں چلا گیا اور آخری صف میں بیٹھ گیا۔ مجھے نشست پر بیٹھے ابھی چند لمحے گزرے تھے کہ مسکین عمر کا مائک کا ٹکڑا بھی سٹیج پر جانب ہوتا دکھائی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دیا طبیعت بہت منغض ہوئی میں نے سوچا یہ حکمتِ عملی تو فاصلے بڑھانے کی ہے کم کرنے کی نہیں مولانا عنایت اللہ نے میرا نام پکارا کہ وہ بھی اپنے خیالات کا اظہار کریں ظاہر ہے کہ عجمی مشرکین کی موجودگی سے مجھ میں ایک خوفناک ارتعاش پیدا ہوا چنانچہ میں نے کہا :

”پاکستان میں دینی عناصر کا افتراق و انتشار اور اختلاف و نزاع کی بنیادی وجہ میرے نزدیک صرف اور صرف ایک ہے اور وہ ہے جمہوریت کا قبول کرنا جبکہ سوشلزم اور اس کا بانی جمہوریت اور اس کے بانی کی طرح کافر ہیں دونوں کافروں کا دیا ہوا نظام ریاست جمہوریت اور سوشلزم دونوں کفر ہیں اور ہم نے انہیں قبول کرکے تاریں کے بودے سہارے سے زندگی کی تمام توانائیاں اس بھٹی میں جھونک دی ہیں اور مشرکین عجم نے دین کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کی نمائندگی اور تعبیرِ نو کا کام اپنے ہاتھوں میں لیکر اسلام کی شکل مسخ کردی ہے —— ان حالات میں اتحاد العلماء کا یہ کام اگرچہ محض رسمی عمل ہے پھر بھی ان کی اس کاوش پر انہیں سلام کہتا ہوں —— لیکن یہ اتحاد و اتفاق اور اشتراک کی منزل کا راستہ نہیں۔ اس حکمتِ عملی سے مطلوبہ نتائج پیدا نہیں ہونگے —— اگر آپ مذہبی طبقات اور علماء کو ایک پلیٹ فارم پر متحد دیکھنا چاہتے ہیں تو اس کا احسن طریقہ وہ ہے جو سیدنا امام حسن نے اپنایا تھا اور سیدنا معاویہ کے ساتھ کمال حسنِ سلوک سے صلح کی تھی —— والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

قارئین ملاحظہ کریں اور فیصلہ کریں کہ میرا یہ عمل کیا دینی لحاظ سے غلط ہے ؟ میری گفتگو علماء کے اختلاف اور نزاع کے ختم کرنے کیلئے کیا معقول اور مسنون تجویز نہیں ؟ کیا پوری امت علماء کے انتشار اور آپا دھاپی سے پریشان نہیں ہے ؟ اگر ان کا اتحاد العلماء کے پلیٹ فارم آجانا کیا اس پریشانی کے حل کیلئے ” تعاون علی البر“ نہیں ہے ؟

مگر صاحب پاکستان کے سیاسی مولوی ہمارے اس عمل کو بری نگاہ سے دیکھتے ہیں انہوں نے مجھے خطوط بھی لکھے ہیں ان سے پوچھتا ہوں۔ حضرت مدنی قدس سرہ آغا خاں سے پیکٹ کریں آپ اعتراض نہیں کرتے حضرت مدنی مسلم لیگ سے پیکٹ کریں آپ کی زبانیں گنگ رہتی ہیں حضرت مدنی کانگریس کے تابع مہمل ہو جائیں آپ راضی برضا رہتے ہیں ۔

مفتی محمود صاحب نیپ سے معاہدہ کریں تو آپ خوش و خرم پی پی پی سے آپ کی شرعی جھالروں کا ناطہ جوڑیں اور آپ مل کر گائیں ؎

مفتی بھٹو اور ولی
مل بیٹھے تو ناؤ چلی (ابن گیلانی)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور جب یہ ناؤ ڈوبی تو مفتی صاحب سید تھے اچھرے سید مودودی سے جھجک جھجک کے ملیں اور آپ منفار زیر پر چشم فلک نے بار بار آپ کی سیاسی قلابازیاں دیکھیں اور چپ رہا۔ تم نہ شرمائے فلک شرما گیا

روز ملنا رقیب سے جا کر

ہم سے اتنی صفائیاں توبہ

ہم اگر زندگی میں پہلی بار منصورہ چلے گئے اور آپکی زبانِ طعن کے تیر و نشتر اُدھار کھا کر ہم پر برسنے کے لئے بے تاب ہیں آخر کیوں؟ کیا مجلس احرار جمعیت کی حلیف جماعت ہے کیا مجلسِ احرار نے جمعیت کے بزرگوں کی بیعت کر لی ہے کہ وہ اپنی آزاد رائے وعمل میں خود مختار نہیں ہیں۔ جب آپ نے ہر دور میں ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنائی ہے تو مجلس احرار کو اپنی آزاد خود مختار پالیسی بنانے اور اس پر عمل کرنے کا مکمل حق ہے۔

مجلس احرار اسلام نے جمعیت کی انہی مکروہ روشوں کی وجہ سے ۱۹۴۲ء میں علیحدگی کا اعلان کر دیا جمعیت العلماء کے اکابر و اصاغر ریکارڈ درست کر لیں اور اپنی زبان و قلم کو لگام دیں ورنہ سخن بسیار است۔

آئینۂ ایام

——— راستے میں اگر کوئی بچہ مٹی اڑا رہا ہو۔ تو وہ "بدتمیز ہے، اُلّو کا پٹھا ہے۔ غریبوں کے بچوں کو رہنے کا سلیقہ نہیں آتا"۔ جیسے غلیظ الفاظ سے نوازا جاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر ایک ڈاکٹر، پروفیسر انجنیئر۔ سیاستدان۔ جاگیردار۔ دانشور۔ بیوروکریٹ اور سکالر قسم کا آدمی پانی اور مٹی والی جگہ، اپنی کار تیز چلاتے ہوئے راہ گیروں پر گندے پانی کے چھینٹے اڑاتا اور لوگوں کو گرد و غبار سے آلودہ کرتا ہوا گذر جائے۔ تو وہ پھر بھی معزز شہری، دانشور اور مہذب ہی رہتا ہے۔ اُسے کوئی بدتمیز، جنگلی جانور، وحشی، اُلّو کا پٹھا نہیں کہتا۔

ایک رافضی نے ایک ہندو سے سوال کیا؟

تم لوگ یہ "بجرنگ بلی کی جے" کیا کہتے رہتے ہو؟

ہندو نے جواب دیا: "تم لوگ یہ یا علی مدد یا علی مدد کیا کہتے رہتے ہو۔ جس طرح تمہارے نزدیک علی طاقت کا سرچشمہ ہیں۔ اسی طرح ہمارے نزدیک بجرنگ بلی قوت کی پہچان ہے۔

© rasailojaraid.com